



گیس انفرا سٹرکچر کیلئے 101 ارب جمع، استعمال نہیں کیے گئے

سوئی گیس کمپنیوں کی درخواست پر فنڈز نہیں دیے گئے، دونوں فرمز نے پائپ لائن کیلئے قرض لیا

ایل این جی انفرا سٹرکچر ڈیولپمنٹ کیلئے رقم نہ دینا سیس آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے، دستاویز

اسلام آباد (رپورٹ/علیم ملک) ملک میں ایل این جی انفرا سٹرکچر ڈیولپمنٹ کے لیے حکومت کی جانب سے گیس انفرا سٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس کی مد میں جمع کیے گئے 101 ارب روپے استعمال نہ کیے جاسکے جبکہ گیس کمپنیوں کی جانب سے ملک میں گیس پائپ لائنوں کی تعمیر کے لیے نجی بینکوں سے قرضے لیے گئے۔ دستیاب دستاویز کے مطابق گیس انفرا سٹرکچر سیس آرڈیننس 2014 کے تحت وفاقی حکومت گھریلو صارفین کے علاوہ تمام گیس صارفین سے سیس آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے تحت سیس وصول کرتی ہے اور حکومت نے 5 برس کے دوران ملک بھر کے گیس صارفین سے اس مد میں 101 ارب روپے وصول کیے مگر گیس انفرا سٹرکچر کے لیے استعمال نہیں کیے۔ دستاویز کے مطابق حکومت کی جانب سے گیس انفرا سٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس آرڈیننس کی شقوں پر اس کی اصل روح کے مطابق عمل نہیں کیا جا رہا جس کی وجہ سے نہ صرف قرضوں میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ گیس صارفین پر بھی اضافی بوجھ پڑ رہا ہے۔ دستاویز کے مطابق پائپ لائنوں کی تعمیر اور ایل این جی انفرا سٹرکچر کے لیے حاصل کیے گئے قرضوں کو حکومتی ضمانت دی گئی ہے، سوئی ناردرن اور سوئی سدرن گیس کمپنیوں کو ایل این جی کی ترسیل کے لیے کراچی سے لاہور تک گیس پائپ لائن کی تعمیر کے لیے بالترتیب 58 ارب اور 40 ارب روپے درکار تھے، کمپنیوں نے وزارت توانائی کے پٹرولیم ڈویژن سے گیس انفرا سٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس کے تحت پائپ لائنوں کی تعمیر کے لیے فنڈز فراہم کرنے کی درخواست کی تاہم دونوں کمپنیوں کو سیس سے کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی، دونوں گیس کمپنیوں نے ایل این جی پائپ لائن بچھانے کے لیے کمرشل بینکوں سے قرض لیا۔ دستاویز کے مطابق گیس کمپنیوں کو ایل این جی انفرا سٹرکچر ڈیولپمنٹ کے لیے سیس میں سے رقم فراہم نہ کرنا گیس انفرا سٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے کیونکہ سیس کا مقصد ہی گیس پائپ لائنوں کی تعمیر کے لیے فنڈز فراہم کرنا ہے۔ دستاویز کے مطابق گیس انفرا سٹرکچر سیس آرڈیننس 2014 کی شق (1) کے تحت وفاقی حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایران پاکستان گیس پائپ لائن، ترکمانستان، افغانستان پاکستان انڈیا پائپ لائن (تانی) منصوبے اور ایل این جی کے دیگر منصوبوں کے لیے سیس استعمال کرے گی اور یہ رقم ایل این جی سمیت دیگر درآمدی ایندھنوں کی قیمتوں کو برابر لانے کے لیے بھی استعمال کی جاسکے گی۔ اس حوالے سے پٹرولیم ڈویژن کا موقف لینے کے لیے ترجمان پٹرولیم ڈویژن جو اینٹ سیکریٹری سید توقیر حسین سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی تاہم ان کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا جبکہ سیکریٹری پٹرولیم ڈویژن سکندر سلطان کی جانب سے فون کالز اور میسج کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔